B.A Part II Urdu Hon Paper 4th
Dr. Shahnajira.
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D. College.

سوال ۔ سید سلیمان ندوی کی شخصیت پر اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے؟

ج ۔ ایک مشہور اسلامی مورخ اور عربی و اردو کے ماہر انشاپرداز اور عالم دین کی حیثیت سے سید سلیمان ندوی کی شخصیت علمی دنیا میں متعارف رہی ہے۔ رشید احمد صدیقی نے زیر نصاب کتاب "ہم نفسان رفتہ" میں جن مشاہیر شخصیات کی پیکر تراشی کی ہے ان میں ایک سید سلیمان ندوی کی ذات گرامی بھی ہے۔ جس میں سید سلیمان ندوی کی علمی عظمت کا اعتراف کیا ہے بلکہ انہوں نے اپنی کتاب "ہم نفسان رفتہ" کے انتساب میں اضافہ کیا ہے۔

عام خیال یہ ہے کہ ان کی علمی زندگی کا زیادہ تر حصہ علامہ شبلی کی رفاقت اور دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور دار المصنفین اعظم گڑھ کی علمی خدمات میں گزرا۔ سلیمان ندوی کا طویل تعلق علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے بھی رہا جس کا ثبوت یہ ہے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے سید صاحب کی علمی عبقریت کا اعتراف کرتے ہوئے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔ چنانچہ اسی تعلق کے پس منظر میں رشید احمد صاحب نے سید سلیمان ندوی کی پیکر تراشی کی ہے۔
سید سلیمان ندوی علی گڑھ یونیورسٹی کورٹ کے مستقل ممبر تھے۔
اسی حالت میں رشید احمد صدیقی نے سید سلیمان ندوی اور مولانا سلیمان اشرف کے درمیان کئی تضادات کی موجودگی کے باوجود دونوں کے مخلصانہ تعلقات پر بھی عالمانہ روشنی ڈالی ہے۔ دونوں کی شخصیت میں کئی متضاد باتیں تھیں۔ دونوں کے عقائد مختلف تھے

Scanned with CamScanner

دونوں کے مزاج مختلف تھا۔ حالانکہ دونوں ہم وطن بھی تھے۔ اور دارالمصنفین کے دونوں رکن بھی تھے۔ پھر بھی دونوں کے فکر و نظر میں مشرق و مغرب کا فرق تھا۔ پھر دونوں ایک دوسرے سے بہت اخلاص کے ساتھ ملتے تھے۔

سید سلیمان ندوی سے گرویدگی کی وجہ خاکہ نگار یہ بتاتے ہیں کہ سید صاحب کا علمی تبحر نہ صرف یہ کہ قابل قدر تھا۔ بلکہ علمی دیانت داری بھی تھی۔ سید صاحب اپنے علم کو بھی اپنے ادبی مقاصد کے حصول کا ذریعہ نہیں بناتے تھے۔ وہ علم سے نہ صرف یہ کہ بے شمار تشنہ علوم کو فائدہ پہنچاتے تھے بلکہ علم کی پاکیزگی اور عظمت کو بھی اچھی طرح سمجھتے تھے۔ ان کی اس نزاکت کو کوئی اچھا اور مخلص معلم ہی سمجھ سکتا ہے۔ اور حسن اتفاق سے سلیمان ندوی صاحب تمام تر علمی خصوصیات کے ساتھ ندوۃ العلماء کے ایک کہنہ مشق اور مقبول استاد بھی تھے۔

سید صاحب کی تصانیف ہیں۔ جس تصنیف نے خاکہ نگار کو سید صاحب کو اس کا انگریزی ترجمہ کرنے کا بھی مشورہ دیا تھا۔ اور اس کی علمی افادیت سے بھی آگاہ کیا تھا۔ سید صاحب نے اس تجویز کو پسند بھی کیا تھا۔

سید صاحب کی تقریری صلاحیت کا اعتراف بھی خاکہ نگار نے کیا ہے۔ سید صاحب کی تقریروں میں بڑا خلوص، بڑا وزن اور سادگی ہوتی تھی۔ سامعین بڑے انہماک سے ان کی تقریر سنتے تھے۔ سید صاحب کسی بھی علمی مسئلے پر بحث کا سنجیدگی سے اظہار و خیال کرتے تھے اور دوسروں کا نقطہ نظر بھی بہت صبر و تحمل سے سنتے تھے۔ دارالمصنفین اعظم گڑھ سے سید صاحب ۳۲ سالوں تک منسلک رہے۔ قیادت اور علمی تصنیف و تالیف کے لحاظ سے دارالمصنفین کا یہ زمانہ نہایت شاندار رہا۔ اس سلسلہ میں خاکہ نگار کہتے ہیں کہ مستقبل قریب میں دارالمصنفین کو شاید یہ درجہ حاصل نہیں ہو سکے گا۔ ذاتی زندگی میں بھی سید سلیمان نہایت سنجیدہ، متین قناعت پسند اور خاموش طبع تھے۔ مذہب کے معاملے میں بھی سید سلیمان نہایت مخلص، باکردار اور عالم باعمل تھے۔ غرض یہ کہ سید صاحب مختلف الجہات خصوصیات کے حامل تھے۔

Shahnaj Ara